نماز کے ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: SAR-7845

تاریخ اجراء: 23 شوال المکرم 1443ھ / 25 مئی 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایسے امام صاحب جو نماز میں ایک رکن میں تین سے زائد بار ہاتھ اٹھا کر خارش کریں اور یہ عمل اُن کی عادت میں شامل ہو، تو ایسے امام صاحب کے پیچھے پڑھی گئی نمازوں کا کیا حکم ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں امام صاحب نے جتنی نمازیں ایسے پڑھائیں کہ ایک رُکن، مثلاً قیام، رُکوع یا سُجود میں کم از کم تین بار کھجانا پایا گیا تھا، وہ ساری نمازیں نہ ہوئیں، امام صاحب اور مقتدیوں پر اُن نمازوں کو لوٹانا ضروری ہے، کیونکہ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ نماز میں ایک رُکن میں تین مرتبہ ہاتھ اٹھانا عملِ کثیر ہے اور نماز میں ہر وہ عمل جو عملِ کثیر ہو، نماز کو فاسد کر دیتا ہے، لہٰذا ایک رُکن میں تین بار کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور جتنی نمازوں میں امام صاحب نے یہ عمل کیا، امام صاحب کی وہ نمازیں ادا نہ ہوئیں اور جتنے لوگوں نے امام کے ساتھ یہ نمازیں پڑھیں اُن کی بھی نہ ہوئیں، کیونکہ مقتدی کی نماز کی بنا امام کی نماز پر ہوتی ہے اور امام کی نماز فاسد ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد قرار پاتی ہے۔

یاد رہے! بیان کردہ مسئلہ میں تین بار کھجانے سے مراد یہ ہے کہ تین بار ہاتھ اٹھانا پایا جائے، خواہ یوں کہ کھجا کر ہاتھ باندھ لیا پھر کھجایا اور ہاتھ باندھ لیا پھر تیسری بار ہاتھ اٹھا کر کھجایا، خواہ اس طرح کہ ایک ہی دفعہ ہاتھ اپنے اصلی مقام سے اٹھایا پھر باندھنے سے پہلے تین مختلف جگہوں پر خارش کی، مثلاً: سر پر استعمال کیا، وہاں سے اٹھا کر بازو پر، پھر وہاں سے اٹھا کر رانوں پر، تو یہ بھی تین مرتبہ ہی ہاتھ اٹھا کر استعمال کرنا ہے، نہ کہ ایک مرتبہ، البتہ اگر ایک بار ہاتھ اٹھایا

اور ایک ہی جگہ پر رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی، تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہلائے گا، اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی اور بلا ضرورت یہ بھی نہیں کرنا چاہیے کہ مکروہ وناپسندیدہ عمل ہے۔

ایک رُکن میں تین بار ہاتھ اٹھا کر کھجانے سے نماز فاسد ہونے کے متعلق علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات:542ھ) لکھتے ہیں: ”وان حک ثلاثا فی رکن واحد تفسد صلاتہ ، ھذا اذا رفع یدہ فی کل مرۃ اما اذا لم یرفع فی کل مرۃ فلا یفسد صلاتہ لانہ حک واحد“ ترجمہ: اور اگر ایک رکن میں تین بار کھجایا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، یہ تب ہے جبکہ ہر مرتبہ ہاتھ اٹھایا ہو، بہر حال اگر ہر مرتبہ ہاتھ نہیں اٹھایا، تو نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ یہ ایک بار ہی کھجانا ہے۔ (خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصلاۃ، مایفسد ومالا یفسد، جلد1، صفحہ 129، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ محمد بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات:956ھ / 1049ء) لکھتے ہیں: ”(ولو حک) المصلي (جسدہ مرۃ أو مرتین) متوالیتین (لا تفسد) لقلتہ (وکذا) لا تفسد (إذا فعل) الحک (مرارا غیر متوالیات) بأن لم یکن في رکن واحد (ولو فعل) ذلک (مرارا متوالیات تفسد) لأنہ عمل کثیر “ترجمہ: اور اگر نمازی نے اپنے جسم کو مسلسل دو مرتبہ کھجایا، تو عملِ قلیل ہونے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہو گی، اسی طرح جب یہ کھجانا دو سے زائد چند بار ہو، مگر مسلسل نہ ہو، یعنی ایک رُکن میں نہ ہو، تب بھی نماز نہیں ٹوٹے گی اور اگر مسلسل یعنی ایک ہی رکن میں دو بار سے زائد کھجایا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ یہ عملِ کثیر ہے۔ (غنیۃ المستملي شرح منیۃ المصلی، مفسدات الصلاۃ، صفحہ 387، مطبوعہ لاہور)

سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے سوال ہوا کہ نماز میں بار بار خارش ہو رہی ہو، تو کیا کرے، آپ رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”ضبط کرے، اور نہ ہو سکے یا اس کے سبب نماز میں دل پریشان ہو، تو کھجالے، مگر ایک رکن، مثلاً قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تین بار نہ کھجاوے، دو بار تک اجازت ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد7، صفحہ384، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اور مقتدی کی نماز کی بِنا امام کی نماز پر ہوتی ہے، چنانچہ عملِ کثیر کی بنا پر نماز فاسد ہونے کے ایک مسئلے میں مذکورہ اُصول بیان کرتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات:1252ھ / 1836ء) لکھتے ہیں: ”اما صلاۃ الامام فلأنہ عمل کثیر وصلاۃ القوم مبنیۃ علیھا“ ترجمہ: بہر حال امام کی نماز اس لیے فاسد ہوئی کہ عملِ کثیر واقع ہوا اور مقتدیوں کی نماز اس لیے کہ اُن کی نماز کی بنا امام کی نماز پر ہوتی ہے۔ (ردالمحتار مع الدر

المختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، جلد2، صفحہ342، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور امام کی نماز فاسد ہونے سے مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جانے کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی قدس سرہ السامی لکھتے ہیں: ”أن صلاة الامام متضمنة لصلاة المقتدي، فإذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدي إلا لمانع آخر، وإذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدي لأنه متى فسد الشيء فسد ما في ضمنه، ملتقطا“ ترجمہ: امام کی نماز مقتدی کی نماز کو شامل ہوتی ہے، پس جب امام کی نماز صحیح ہو گی، تو مقتدی کی نماز بھی صحیح ہو گی، جبکہ کوئی اور مانع نہ ہو اور جب امام کی نماز فاسد ہو گی، تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، کیونکہ جب کوئی شے فاسد ہوتی ہے، تو اس کے ضمن میں موجود چیز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، جلد2، صفحہ340، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور نماز میں تین بار ہاتھ اٹھانے کی مراد کو واضح اور اس کا حکم بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹا لیا وعلیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی، تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔“

(بہار شریعت، مفسداتِ نماز کا بیان، جلد1، حصہ3، صفحہ614، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور بلا ضرورت ایک دفعہ ہاتھ اٹھانا بھی مکروہ ہے، جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ولو كان الحك مرة واحدة يكره، كذا في الخلاصة“ ترجمہ: اور اگر خارش کرنا ایک مرتبہ ہو، تو مکروہ ہے، اِسی طرح خلاصۃ الفتاوی میں ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، النوع الثانی، جلد1، صفحہ104، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم